روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 21۔اکتوبر 2014ء 25ذوالحج 1435 ہجری 21۔اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 238

شام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کیے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمت رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

(کلام محمود)

''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' ایک احمدی کا عہد ہے، اس کی وضاحت اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ہر احمدی اور عہدیدار کو تلقین

اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع زندگی گزارنا اور قول وفعل سے اس کو راضی کرنا دین ہے

دین کی ترقی اور اشاعت میں تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو اللہ تعالیٰ برکت بخشتا اور قرب عطا فرماتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ جو ہر احمدی جانتا ہے کہ ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' اور جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیں بہت توجہ دلائی ہے، ہماری تقریروں میں اکثر یہ فقرہ استعمال ہوتا ہے، شرائط بیعت کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا، ذیلی تنظیموں کے عہدوں کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، غرضیکہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے، خلافت اور نظام جماعت سے جڑے رہنے کا اظہار ہے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ فرمایا کہ اس فقرے سے واضح ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی دنیاوی چیز روک نہیں بننی چاہئے اور دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا اور اپنے ہر قول وفعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت حاصل ہوگی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہوگی۔ بلکہ دین دنیا پر حاوی ہوگا۔ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا لیکن دنیاوی چیزوں کا دین حق کی ترقی میں روک ہو جانا ناجائز ہے۔ پس تعلیم یہ ہے کہ کبھی تم دینی کام سے غافل نہ ہو تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حق ادا کر سکو گے۔ پس ہمیشہ یہ بات مدنظر رہے کہ جو چیزیں دین کے معاملہ میں روک ہوں انہیں دور کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تجارت کرنا منع نہیں۔ صحابہؓ بھی تجارت کیا کرتے تھے مگر وہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ جو بالکل دنیا کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں وہ دنیا کے پرستار بن جاتے ہیں اور ایسے لوگوں پر پھر شیطان غلبہ اور قابو پا لیتا ہے، مگر جو لوگ دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے یہ وہ گروہ ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز دین کا ایک بنیادی رکن ہے مگر لوگ نمازیں نہیں پڑھتے۔ بیوت الذکر کی آبادی اگر اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھ کر نہیں تو سب بے فائدہ ہے۔ فرمایا بیوت کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تاکہ حقیقی عبادت گزار ہم بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے، انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔ فرمایا کہ وقت کی ضرورت کے مطابق اور صحیح وقت پر قربانی کرنا ہی اصل چیز ہے۔ اگر جماعتی چندوں کو ہم پیچھے ڈال رہے ہیں اور اپنی ضرورتوں کو ترجیح دے رہے ہیں یا بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کی بجائے ہم اپنی ذاتی خواہشات کو فوقیت دے رہے ہیں تو باوجود اس کے کہ ذاتی ضرورتیں یا خواہشات جو جائز چیزیں ہیں مگر ایسے وقت میں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔ اسی میں ہماری فلاح اور کامیابی ہے اور یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ خدا تعالیٰ نے بہت سارے کام لگائے ہیں۔ جان مال اور وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں، اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ فرمایا کہ ماں، باپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آسکیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ادراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح اور محلّہ سے لے کر مرکزی سطح تک ہر عہدیدار اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کی شہادت پر مرحوم کی جماعتی خدمات اور ذکر خیر کیا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

معرفت کی لذت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو ولعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے، مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والے چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 137)

☆..................☆..................☆

ربوہ کے مضافات میں پلاٹ خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید وفروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو مضافاتی کالونیوں میں پلاٹ خریدنے یا فروخت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے مالک پلاٹ خریدنے والے دوست کے نام صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ سے اس کی منظوری لیں۔ نیز یہ شکایت بھی دیکھنے میں آرہی ہے کہ بعض احباب محض کاغذی انتقال خرید کر مشترکہ کھاتے کی بنیاد پر کسی بھی جگہ قبضہ کر لیتے ہیں اور دیگر احباب کی حق تلفی کا باعث ہو رہے ہیں۔ آئندہ ایسی کسی شکایت پر بلا قبضہ کاغذی انتقال خریدنے والے اور کروانے والے اور ایسے معاملات میں سودا کروانے والے پراپرٹی ایجنٹس سب کے خلاف نظام جماعت کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

☆..................☆..................☆

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں امریکہ کے ایک شخص کی کس خواہش کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں امریکہ سے مجھے ایک خط آیا کہ جلسے میں آپ کی تقریر سن کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرے ذریعہ سے بھی دنیا کے اس حصہ میں کوئی احمدیت میں شامل ہو اور میں بھی اس طرح کے نشان دیکھوں۔ کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد میرے فون کی گھنٹی بجی۔ تو ایک خاتون تھی دوسری طرف۔ کہنے لگیں کہ میں نے کہیں سے ویب سائٹ پر آپ کا نمبر دیکھا تھا تو میں فون کر رہی ہوں۔ مجھے دین حق میں دلچسپی ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آ جائیں۔ ان کو احمدیوں سے رابطہ سے روکا گیا۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سائٹ پر جا کر میں نے گہرا مطالعہ کیا ہے اور ایم۔ٹی۔اے بھی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے (......) فرقوں کی بھی معلومات لیں لیکن میری تسلی کہیں نہیں ہوئی۔ اور ہر مرتبہ جب بھی میں توجہ کرتی تھی دین کی طرف تو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کی طرف میری توجہ رہتی تھی۔ ہمارے اسی احمدی نے انہیں بتایا کہ گزشتہ دنوں ہمارا جلسہ بھی تھا ایم ٹی اے پر۔ انہوں نے کہا ہاں وہ جلسہ بھی میں نے سنا اور اب میں حقیقی دین میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ یہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی جلسے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی کے واقعات سن کر سمجھی تھی کہ ان میں کچھ قصے ہیں کچھ مبالغہ ہے لیکن اس عورت کی یہ باتیں سن کر میرا ایمان بھی تازہ ہوا ہے کہ یہ مبالغہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے۔

س: حضور انور نے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کا کیا مقصد فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ ایمان افروز واقعات صرف ہمیں دلچسپ واقعات سمجھ کر نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔

س: تیونس کی ایک خاتون نے کس طرح احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! تیونس سے ایک صاحبہ لکھتی ہیں کہ مجھے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ میں نے قرآن کریم اور کئی دوسری (......) کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن کئی باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ اور میں بعض خیالات سے پریشان ہو جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتی تھی۔ اچانک ایک روز چینل بدلتے ہوئے MTA مل گیا اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر باقاعدگی سے MTA دیکھتی رہی اور سارے مسائل آہستہ آہستہ سمجھ آتے گئے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک احمدی نہ ہو جاؤں۔ بالآخر میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئی۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔

س: ایک عرب کس طرح دین حق کی طرف متوجہ ہوا؟

ج: فرمایا! یمن سے رمدان صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے خیال آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ لوگ اپنے تمام حسن اخلاق اور حسن عمل کے باوجود جہنم میں جائیں اور ہم صرف نام کے مومن ہونے پر جنت کے وارث ٹھہریں؟ اسی تحقیق کے دوران ایک روز اچانک MTA دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس میں بیان ہونے والے دلائل اتنے قوی تھے کہ ان کی قوت اور ہیبت سے میرا جسم کانپ اٹھا۔ ایسا لگا جیسے جسم میں کوئی بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ اس کے بعد مستقل MTA دیکھنے لگا۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنے لگا۔ ہر بار مجھے اس کا جواب جسم پر کپکپی اور ذہنی اطمینان کی صورت میں ملتا۔ اس سے تسلی ہو جاتی کہ مسیح موعود سچے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جن میں میرے اکثر سوالات کا جواب تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں بیعت کر کے جماعت کا حصہ بن گیا۔

س: رشین خاتون کے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! سلامت صاحب قرغیزستان سے کہتے ہیں کہ میری ایک کولیگ رشین خاتون جو عیسائی تھیں۔ ان کے ساتھ مذہب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ان کو اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں تھا۔ انہیں احمدیت کا تعارف کروایا اور اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی تو کہنے لگی کہ مذہب کے بارے میں میرے جتنے بھی سوالات تھے مجھے ان کے جوابات مل گئے اور مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ واقعی دین حق اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور قادیان بھی گئیں اور بیعت بھی کر لی اور اب نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔

س: ہالینڈ کے ہرجان صاحب نے کس طرح احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! ہالینڈ کے ایک عیسائی ہرجان صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت کے حصول کی ہمیشہ تلاش تھی۔ ایک دن گھر سے دعا کر کے نکلا اور احمدیہ جماعت کے ایک بک سٹال سے گزرا۔ وہاں مجھے جماعت کا تعارف کروایا گیا اور دیگر جماعتی لٹریچر کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی کتاب دی۔ میں نے گھر جا کر اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ مجھ پر فوراً ظاہر ہو گیا کہ اس کتاب کا مصنف کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ خدا سے تعلیم یافتہ انسان ہی ایسی کتاب لکھ سکتا ہے۔ اس کے بعد میں جلسہ سالانہ ہالینڈ اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ میرے پاس انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں رہی چنانچہ جلسہ جرمنی کے دوران انہوں نے بیعت کر لی۔

س: حق کو پہچاننے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! اگر کسی کو حق کے پہچاننے کی خواہش ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سیدھے راستہ کی رہنمائی کرے۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اور پھر کسی نہ کسی ذریعہ سے یا خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی ہوتی ہے اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

س: ایک سکھ دوست نے کس طرح احمدیت قبول کی؟

ج: فرمایا! آسٹریلیا سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ ایک سکھ دوست دیپ اندر صاحب زیر دعوت تھے۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں بھی شامل ہوئے۔ کافی تحقیق کے بعد ایک خواب کی بناء پر انہوں نے احمدیت قبول کی۔ کہتے ہیں دو ہفتے ہوئے کہ انہوں نے مجھے فون کیا اور آواز بہت بھرائی ہوئی تھی۔ بات کرنا مشکل تھا اور رو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تین دن پہلے خواب دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں بہت اندھیرا ہے۔ اس اندھیرے کی وجہ سے شدید گھبراہٹ ہے ایسا لگتا ہے کہ سانس نہیں آئے گی اور جان نکل جائے گی۔ سوچتا ہوں اس اندھیرے سے کیسے نکلوں گا اتنے میں اندھیرے میں اچانک روشنی پیدا ہوئی اور اندھیرا روشنی میں بدل گیا۔ ایک بزرگ میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ان اندھیروں سے نکلنا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ لو اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا کہ ہاتھ پکڑو۔ میں نے جونہی ان کا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی۔ میں دو دن پریشان رہا کہ یہ کیسی خواب تھی۔ یہ خواب اور وہ بزرگ میرے ذہن سے نہیں نکلتے۔ اسی روز مربی صاحب نے ان کو بلایا اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے کہہ رہے تھے کہ میرا ہاتھ پکڑ لو تو اندھیرے سے نجات پا جاؤ گے۔

س: نماز استخارہ کس طرح ایک جرمن شخص کے لئے شرح صدر کا باعث بنی؟

ج: فرمایا! جرمنی سے ابراہیم قارون صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میں MTA دیکھنے لگا۔ اس کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں دعا کی اور استخارہ کیا۔ ایک دن نماز استخارہ کے بعد میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ وہ اپنے محل سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس محل کی دیواروں سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ میں احرام باندھے آپ کے محل کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے جھک کر اپنے بازو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ کھول کر میرے سر پر رکھے تو میں ان سے عرض کرنے لگا کہ سمعاً و طاعتاً۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مجھے شرح صدر ہو گیا۔

س: ایک افریقن گاؤں کا نوجوان لیڈر کس خواب کی بنا پر احمدیت میں داخل ہوا؟

ج: سیرالیون سے مربی لکھتے ہیں۔ کینیما ریجن کی ایک دور دراز جماعت ٹونگو فیلڈ ہے۔ اس جماعت کے اردگرد کے گاؤں میں احمدیت کا پودا نہیں لگا۔ اس جماعت کے ساتھ والے گاؤں میں ایک اچھے اخلاق کے مالک نوجوان تھے۔ اس گاؤں کے لوگوں نے انہیں اپنے لوکل رواج کے مطابق نوجوانوں کا لیڈر بنانے کے لئے تاج پہنچایا۔ وہ نوجوان بیان کرتے ہیں کہ جس رات یہ تاج مجھے پہنایا گیا میں نے خواب میں ایک بڑی اور چھوٹی (۔) دیکھی۔ میں بڑی مسجد میں نماز کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آواز آتی ہے کہ اگر تم نے دعا قبول کروانی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو اس چھوٹی (بیت الذکر) میں جاؤ۔ جب میں اس چھوٹی (بیت الذکر) میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب اس چھوٹی (بیت الذکر) میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ بیٹا یہ جماعت احمدیہ کی بیت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو صرف اسی بیت میں آ کر نماز پڑھو اور رابطہ رکھو۔ یہ نوجوان کہتے ہیں کہ اس خواب آنے سے پہلے میں جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا لیکن اس کے بعد میں نے اردگرد کے گاؤں کے لوگوں سے پوچھنا شروع کیا کہ یہاں کوئی احمدیہ جماعت کی بیت ہے۔ ایک آدمی نے مجھے ٹونگو کی بیت کے بارے میں بتایا۔ وہاں کے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

س: چندر پور کی ایک سخت مخالف عورت کا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! ہمارے مربی انچارج چندر پور مہاراشٹر لکھتے ہیں کہ ایک قصبہ ہے وہاں شیخ قدیر صاحب کی اہلیہ سلطانہ بیگم عرصے سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتی تھیں۔ یہ خاتون صوبہ آندھرا پردیش کے ایک شدید مخالف گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد ان کے شوہر شیخ قدیر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر گھر میں بہت ہنگامہ ہوا اور بات خلع طلاق تک پہنچ گئی۔ شیخ صاحب ثابت قدم رہے اور اہلیہ کو سمجھایا کہ آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ضرور معجزہ دکھائے گا۔ ایک

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں۔ دین سیکھیں۔ روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے، علم پا کر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے

اگر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے

جلسے پر آنے والے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے بعض نہایت اہم تربیتی و انتظامی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29۔اگست 2014ء بمطابق 29 ظہور 1393 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ یو کے

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوگا۔ بہرحال یہ جمعہ بھی جلسے کا ایک حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں دین سیکھیں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے علم پا کر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور وہ معیار یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ میں نے جن و اِنس کی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ ...... (الذاریات:57) یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

غرض کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی اور اس ذمہ داری کی ادائیگی ہی ان کی اہمیت کو بڑھاتی ہے اور اسی لئے ان کارکنوں کی بھی اہمیت ہے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا جو اس نیک کام کے کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کارکنوں کا ثواب اور اہمیت تو اس لحاظ سے دوگنی ہو جاتی ہے کہ وہ ایسے مہمانوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی پروگراموں کو سن کر اس جلسے کے ماحول میں شامل ہو کر اپنی عملی اور اعتقادی زندگی کی بہتری کے سامان بھی کر رہے ہیں۔ پس اس بات کو مہمان بھی اور میزبان بھی، ڈیوٹی والے کارکنان بھی یاد رکھیں کہ یہ تین دن ان کی عملی اور اعتقادی بہتری کی ٹریننگ کا کیمپ ہے۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے اپنی تمام تر توجہ اور طاقتوں سے اس میں حصہ لیں۔ ہم نے ہمیشہ اپنے سامنے جلسے کے وہ مقاصد رکھنے ہیں اور رکھنے چاہئیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی جلسے کی غرض و غایت اپنے ماننے والوں کو اس روحانی ماحول میں رکھ کر ایک ایسا نمونہ بنانا تھا جو دنیا کے لئے قابل تقلید ہو، جس کے پیچھے دنیا چلے۔ آپ نے فرمایا: میرے ماننے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

یعنی انہیں ہر وقت آخرت کی فکر ہو۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ انسان اپنی کوشش سے یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے لئے جس حد تک عملی کوشش ہو سکتی ہے کر کے پھر دعاؤں میں لگ جائے کہ اے اللہ دنیا کے مسائل اور روکیں قدم قدم پر میری راہ میں حائل ہیں تُو اپنے فضل سے مجھے اس راستے پر چلا دے جو تیری رضا کا راستہ ہے۔ میرے دل میں اپنا خوف ایسا بھر دے جو ایک پیارے اور اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔ کسی ظلم کی وجہ سے وہ خوف نہیں ہوتا بلکہ محبت کی وجہ سے ہوتا

ہے۔کہیں میرا کوئی عمل تیری ناراضگی کا موجب نہ بن جائے۔ میرا ہر قدم ان نیکیوں کی طرف اٹھے جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے اور میری سوچ ہر اس بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے اپنے دماغ سے نکالنے والی ہو جس کے نہ کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ مَیں تقویٰ پر چلتے ہوئے حقوق العباد بھی ادا کرنے والا بنوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی ہر وقت میری توجہ رہے اور مَیں اس چیز کو حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو نے میری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے یعنی عبادت اور عبادت کا بھی وہ معیار حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ اخلاق فاضلہ میں بھی ایک ایسا نمونہ بن جاؤں جس کی تقلید کرنا لوگ فخر سمجھیں۔

پس اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ جہاں اس نے قرآن کریم میں ہمیں عبادتوں کے طریق بتائے، اس کے معیار حاصل کرنے کے راستے دکھائے، وہاں اخلاق فاضلہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کی بھی نشاندہی فرمائی۔ اعلیٰ اخلاق کا حاصل کرنا اور اس کا مظاہرہ کرنا بھی حضرت مسیح موعود نے اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اس معیار کا ایک جگہ یوں ذکر فرمایا کہ: ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔'' (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ معیار حاصل کرنا کوئی عام بات نہیں ہے بہت سے ہیں جو دوسروں کے آرام کا خیال رکھتے ہیں لیکن اپنے وسائل کے لحاظ سے اگر اپنے آرام کو قربان کئے بغیر یہ خیال رکھ سکیں تو رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح دے۔ خونی رشتوں میں بھی لوگ بعض دفعہ ایسی قربانی دے دیتے ہیں کہ اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور ہر ایک کے لئے اس معیار کی قربانی بہت مشکل ہے۔ بلکہ دوسروں کے آرام کے تعلق میں حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ دوسروں کی تکلیف کو جب تک اپنی تکلیف کی طرح نہیں سمجھتے حقیقی مومن نہیں بن سکتے۔ یہ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرا بیمار بھائی تکلیف میں مبتلا ہے اور میں آرام سے سو رہا ہوں تو میری حالت پر حیف ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں تک میرا بس چلے اس کے آرام کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اگر کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے سخت گوئی کرے تو تب بھی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ میرا کام یہ ہے کہ میں صبر کا مظاہرہ کروں اور اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کہ یہ روحانی طور پر بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کرے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 396)

پس یہ وہ معیار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دین میں، قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) کہ مومن آپس میں رحم کے جذبات رکھتے ہیں اور رحم کے جذبات کی وجہ سے ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرتے ہیں اور درد کو محسوس کر کے اس کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔

پس ہمیں جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو جتنے چھوٹے بڑے جھگڑے ہمارے ہوتے ہیں یہ سب ختم ہو جائیں۔ ذاتی اناؤں کا وہیں سوال پیدا ہوتا ہے، بُغض اور غصّہ وہیں بھڑکتا ہے جب تقویٰ نہ ہو۔ جب خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ جب ذاتی مفادات کو دوسروں کے مفادات پر ترجیح دی جا رہی ہو۔ پس یہ تقویٰ پیدا کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو جلسے میں شامل ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود سے قدم قدم پر رہنمائی مل جاتی ہے۔ (دین حق) کی حقیقت اور تقویٰ کا پتا چل جاتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے (-) کی طرح نہیں ہیں جن کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ جن کی غلط رہنمائی کر کے ان کے نام نہاد لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر ان کو لگا دیا ہوا ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ (دین حق) کا غلط تصور دنیا کے سامنے رکھ کر (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے نہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ حقیقی (-) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر (-) اور ہر سلامتی دینے والا بلا تخصیص محفوظ رہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ حدیث نمبر 10)

اور پھر حضرت مسیح موعود نے ہمیں کھول کر بتایا کہ حقیقی (-) سے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے مذہب کے ماننے والے بھی امن اور سلامتی میں رہتے ہیں۔ قرآن کریم نے جن اعلیٰ اخلاق کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے چند ایک مَیں بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات کہ کیوں تم میں اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں؟ فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ...... (آل عمران:111) کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ایک مومن کی نشانی یا (-) کا فرد ہونے کی نشانی یہ ہے کہ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور بدی سے روکنے والے ہوں۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں اور نقصان سے بچانے والے ہوں۔ کاش یہ بات (-) سمجھ جائیں اور اپنے فرض کو نبھانے کی کوشش کریں۔ غلط رنگ میں (-) کے نام پر انسانیت کا خون کرنے کے بجائے، (-) کے حسن کو دنیا کو دکھائیں۔...... کی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ تو یہ بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے کہ وہ غرباء کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ اپنے اموال معاشرے کے ضرورتمند اور محروم لوگوں پر خرچ کرنے والا ہو۔ احسان جتا کر نہیں بلکہ ان کا حق سمجھ کر ان کی خدمت کرنے والا ہو۔

یہاں اس بات کا بھی ذکر کر دوں کہ عام طور پر (-) کی برائیاں تو سب کو نظر آ جاتی ہیں اور اس کا چرچا بھی خوب ہوتا ہے۔ تو اگر کوئی خوبی ہے تو خوبیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ گزشتہ دنوں ایک سروے ہوا جو یہیں کے لوگوں نے کیا، کسی مسلمان نے نہیں کیا کہ دنیا میں صدقہ و خیرات اور چیریٹی دینے والے کون لوگ ہیں جو زیادہ ہیں؟ تو یہ بات سامنے آئی کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، کسی مذہب کو ماننے والے، لامذہبوں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے آپس کے موازنے میں بھی یہ بات پتا لگی کہ (-) صدقہ و خیرات دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں۔ (-) میں یہ نیکی صدقہ و خیرات کے حکم کی وجہ سے ہے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ باقی نیکیاں بھی اپنانے والے بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دو۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جب بے شمار لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو بعض ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں تو ایسے وقت ایک حقیقی احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنی ضرورت کو دوسروں کے لئے قربان کرے اور محبت و ایثار کا نمونہ دکھائے۔ نہ صرف قربان کرے بلکہ اس نمونے میں محبت و ایثار بھی ٹپک رہا ہو۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

پھر اللہ تعالیٰ کو عاجزی بہت پسند ہے۔ ایک مومن کو عاجزی کی تلقین کی گئی ہے۔ جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوں تو بعض دفعہ بہت سے مسائل معاشرے میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ تکبر ان مسائل کو حل کرنے سے روک رہا ہوتا ہے۔ ایک احمدی کو تو خاص طور پر عاجزی اختیار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے اس وصف کو خاص طور پر بڑا سراہا ہے اور فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہم آپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان اوصاف کو اپنانے کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح حُسن ظنی ہے۔ سچائی ہے۔ سچائی کا اظہار ہے۔ اور ہر حالت میں سچائی کا اظہار ضروری ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کا ایسا معیار ہو اور انصاف کا ایسا معیار ہو کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی بات جاتی ہو تو کرو لیکن سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔ معاف کرنا

ہے، صبر کرنا ہے، یہ سب قسم کی نیکیاں ہیں جو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئیں۔ اور ان کا اظہار ایسے موقعوں پر ہی ہوتا ہے جب بہت سارے لوگ جمع ہوں اور بعض ایسی باتیں ہو جائیں جن کی وجہ سے انسان کے اخلاق کا پتا لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں خاص طور پر ان کو اپنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

پھر عدل اور احسان کے معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور عدل اور احسان کے جیسے معیار قرآن کریم نے قائم فرمائے ہیں کسی اور کتاب نے ایسے معیار قائم نہیں فرمائے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں عدل اور انصاف کرنے سے نہ روکے۔ یہ ہیں وہ معیار جو (دین حق) کا خاصہ ہے اور ایک (-) کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کا ہمیں حکم ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جلسے میں کثرت سے لوگ آتے ہیں تو پھر وہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کریں اور اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا تبھی پتا چلتا ہے جب یہ اظہار ہو رہا ہو۔ جب لوگ اکٹھے ہوں اور اگر اخلاق کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہو رہا ہو تو ہم (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے پیش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ یہی نمونے ہیں جو احمدیت کی (-) کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اخلاق کے یہ نمونے دکھانا ہی ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ بہت سے لوگ ان اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہی جماعت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جن کے بزرگ جلسے کی برکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کے بزرگوں کے نمونوں سے ہی بہت سوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق بھی ملی ہوگی بلکہ یہاں بیٹھے ہوئے بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کے رویوں کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت ملی ہوگی۔ دنیا کے کئی ممالک سے یہ رپورٹس آتی ہیں کہ لوگ جلسے میں شامل ہوئے اور شامل ہونے والے یہ کہتے ہیں کہ جلسے کے نیک اثر کی وجہ سے ہمیں (-) کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ لوگوں کے آپس کے تعلقات کی وجہ سے ہمیں (-) کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ پُرامن فضا کو دیکھ کر ہمیں پتا لگا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع بھی کس طرح پُرامن رہ سکتا ہے۔ اور حتی کہ بعض دینی رہنما بھی یا افریقہ میں بعض ممالک میں جن کی طرف سے پہلے مخالفت تھی، کسی طرح، کسی ذریعہ سے ان کو جب جلسے پر لایا گیا تو نہ صرف مخالفت سے رک گئے بلکہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ تو یہ مخالف لوگ بھی اثر لیتے ہیں۔

ابھی دو مہینے پہلے جرمنی میں بھی جلسہ ہوا۔ اس میں ایک ہمسایہ ملک سے ایک ...... جوڑا میاں بیوی آئے ہوئے تھے جو (دین حق) کے مخالف بھی تھے یا کم از کم ان پر (دین حق) کا اچھا اثر نہیں تھا۔ احمدیوں سے کچھ واقفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ جا کے دیکھیں، احمدی بڑا شور مچاتے ہیں کہ (دین حق) بڑا پُرامن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اس میں کیا سچائی ہے۔ زیادہ نیت ان کی یہی تھی کہ جا کر اعتراض کریں گے اور کوئی اثر نہیں لیں گے۔ لیکن جلسے کے ماحول کو دیکھ کر اس کے بعد ان کی ملاقات بھی ہوئی، ان کی ایسی کایا پلٹی کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب بیعت لی جا رہی ہوتی ہے تو بیعت کا نظارہ ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ غیر ارادی طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمارے نمونے مختلف ہوں یا ہم میں سے اکثریت کے نمونے مختلف ہوں تو وقتی بیعت کا نظارہ ان لوگوں کو متاثر نہیں کر سکتا۔ یا کسی بھی قسم کی نیکی کا عارضی نظارہ وہ حالت پیدا نہیں کر سکتا جو دل کو کھینچنے والی ہو۔ پس جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص خاموش (دعوت الی اللہ) کر رہا ہوتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو میں نے کارکنوں کے حوالے سے بات کی تھی کہ ان کے عمل خاموش (دعوت الی اللہ) ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف کارکنان ہی نہیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص (-) ہوتا ہے، دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ پس (جلسہ میں) شامل ہونے والے ہر فرد، مرد عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائے کہ توجہ کھینچنے والے ہوں اور یہ نمونے عارضی نہ ہوں بلکہ ہمیں اپنی حالتوں میں، اپنے اندر مستقل ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں حقیقی (-) بنائے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم جلسے سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے بارے میں ایک (-) کو یہ بھی حکم ہے کہ سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تَقْرَءُ السَّلَامَ ...... کہ ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام من الاسلام حدیث نمبر 28)

یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دے رہا ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں بغض، کینہ، نفرت یا تکبر کے جذبات ابھریں۔ شرط یہ ہے کہ دل سے آواز نکل رہی ہو۔ اگر یہ برائیاں نہ ہوں تو پھر اس بات کا بھی سوال نہیں کہ معاشرے میں کسی قسم کا فساد ہو۔

پس سلامتی کے پیغام کو بہت وسعت دینے کی ضرورت ہے اور (دین حق) نے وسعت دے دی کہ صرف اپنوں اور اپنے جاننے والوں کے لئے یہ پیغام نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو یہ پیغام دو۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جہاں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے، یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں گو اس بارے میں نسبتاً پہلے بھی کافی توجہ ہے لیکن پھر بھی یاد دہانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر وہ مرد جن کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے تو عموماً ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں، آٹھ نو سال کے بچے جو مردوں کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اتنے چھوٹے نہیں ہوتے کہ ان کو بہلانے کے لئے مرد باہر نکل جائیں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران ان بچوں کو کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس طرح تو بچوں میں کبھی بھی جلسے کا احترام پیدا نہیں ہوگا۔ سات سال کے بعد نماز کی یقین دہانی کی طرف توجہ اس لئے ہے کہ بچہ ہوش میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بتانا چاہئے کہ تم ایک مقصد کے لئے آئے ہو تو ابھی سے سیکھو۔ بچپن سے اگر ٹریننگ نہیں دیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی جلسے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہے گا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان بچوں کو بہانا بنا کر باپ بھی باہر پھرتے رہتے ہیں، پھر شکایتیں آتی ہیں، بچے کھیل رہے ہوتے ہیں اور جلسے کا ایک غلط تاثر پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح شکایتیں ہوتی ہیں کہ عورتیں بھی جلسہ کی کارروائی سننے کی بجائے باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں کیونکہ ہر مقرر جو یہاں تقریر کرتا ہے اس کی تقریر علم اور روحانیت کے بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ کوئی احمدی مقرر قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود کے کلام سے باہر کوئی بات نہیں کرتا اور یہی آج وقت کی ضرورت ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر، سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ بھی نہیں کہنا چاہئے جو بعض کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کی تقریر سنیں گے اور فلاں کی نہیں۔ یا ہم نے پہلے سن لی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہر مقرر تیاری کر کے آتا ہے، ان کی تقریروں کو سننا چاہئے۔ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کی مکمل کارروائی سننے کی کوشش کریں۔

چھوٹے بچوں کی ماؤں کے لئے جو علیحدہ مارکی ہے وہاں سے بھی شکایت آتی ہے کہ بچوں کے شور کم ہوتے ہیں اور بچوں کے شور کے بہانے عورتیں آپس میں زیادہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس طرف لجنہ کی انتظامیہ کو بھی اور عورتوں کو خود بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر عورتیں خود خاموش ہو جائیں تو صرف بچوں کا جو شور ہوتا ہے اس میں بہت ساری ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کے کانوں میں کچھ نہ کچھ تقریروں کی آواز پڑ رہی ہوتی ہے اور کچھ نہ کچھ ان کے لئے فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

کارکنوں کو مَیں دوبارہ یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے پوری طرح توجہ دیں۔ کسی بات کو معمولی نہ سمجھیں، کسی کام کو معمولی نہ سمجھیں۔ سیکیورٹی والوں کے لئے بھی جہاں خوش اخلاقی ہے وہاں ہر چیز پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی بات کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور سیکیورٹی کارکنان کے علاوہ بھی جو دوسرے کارکنان ہیں وہ بھی ہوش و حواس کے ساتھ اپنے چاروں طرف نظر رکھیں اور اسی طرح تمام شامل ہونے والے بھی، ہر احمدی ہماری سیکیورٹی ہے۔ ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ اپنے ماحول پہ نظر رکھے اور کوئی بھی ایسی قابل توجہ بات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ پھر داخلے کے وقت یا باہر نکلتے وقت جو رش کے وقت

ہوتے ہیں بعض دفعہ وہاں بھی بڑے صبر اور تنظیم کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح رش کے دوران سیکیورٹی کانشس بھی ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسے موقعوں پر بھی بعض دفعہ بعض واقعات ہو جاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں۔

پھر ڈیوٹی کے کارکنان جو ہیں ان کی جو بھی ہدایت ہے اُسے شامل ہونے والے بغیر برا منائے مانیں، قطع نظر اس کے کہ ہدایت دینے والا بچہ ہے یا بڑا۔ اگر وہ اپنے فرائض ادا کر رہا ہے تو اس کو اہمیت دیں اور اس کی بات مانیں۔ پروگرام جو شائع ہوا ہے اس میں بھی ساری ہدایات درج ہیں یا کم از کم بہت ساری ہدایات درج ہیں اس لئے ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔

پھر ایک شکایت بعض دفعہ یہ بھی آ جاتی ہے جس کا بجائے اس کے کہ جلسے کے بعد ذکر کیا جائے پہلے ہی ضروری ہے کہ اپنے کارڈ کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال ہر ایک کا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی واقف کار ہے اس کو اپنا کارڈ دے دیا۔ جس جس جگہ بیٹھنے اور جانے کے لئے اس کارڈ کی access ہے وہیں استعمال ہو سکتا ہے اور اسی شخص کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے کارڈ کسی بھی اپنے دوست یا واقف کار یا قریبی کو نہیں دینے۔ جو جس کا کارڈ ہے وہ استعمال کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے اور جس کی جتنی جتنی توفیق ہے وہ روزانہ صدقہ بھی دے سکتا ہے بلکہ دینا چاہئے اور دے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے اور ہم تمام برکات سمیٹنے والے بھی بنیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

تحریک جدید کی مالی قربانی اور عالمگیر روحانی انقلاب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے رستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ کی ہی ہے۔ اے مومنو! فتح سے پہلے جس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اس کی راہ میں جنگ کی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور فتح کے بعد جنگ کی۔ فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جنگ کرنے والے درجہ میں بہت زیادہ ہیں اللہ نے دونوں قسم کے لوگوں سے نیکی کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب اچھی طرح واقف ہے"۔

(تفسیر صغیر سورۃ الحدید، آیت 11)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت آئے گی...... جب سورج مغرب سے طلوع ہوا کرے گا جسے دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے پہلے ایمان لا چکا ہوگا اور ایمان کی حالت میں نیکی کر چکا ہوگا"۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور اُن کو (دین حق) سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے (دین حق) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 376)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مذکورہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ خلافت کے زیر سایہ جاری تحریک، تحریک جدید کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں پوری ہو رہی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ غیر ممالک میں (دین حق) کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہے۔

(سبیل الرشاد جلد اول صفحہ 137)

پس وہ درخت جس کا بیج حضرت مصلح موعود نے خدائی منشاء کے مطابق 1934ء میں تحریک جدید کی صورت میں بویا تھا وہ درخت آج 80 سال کے قلیل عرصہ کے بعد اپنے شیریں ثمرات کے ذریعہ دنیا کی روحانی بھوک مٹانے کے سامان مہیا کر رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "آج کل ہم جو (بیوت الذکر) بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں یا سنٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے"۔

(خطبہ جمعہ 7 نومبر 2008ء)

چنانچہ جیسے جیسے جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے فتح و ظفر کی کرنیں دنیا میں نمودار ہوتی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ ہم اس ترقی اور فتح کو اظہر من الشمس کی طرح دیکھ لیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند کرتے چلے جائیں۔ قربانیوں کو بڑھانے سے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویہ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اب ہماری سابق قربانیاں بالکل ویسی ہی ہیں جیسے ایک نوجوان کے لئے بچہ کا لباس۔ کیا وہ اس لباس کو پہن کر شریفوں میں گنا جا سکتا ہے یا عقلمندوں میں شمار ہو سکتا ہے اگر نہیں تو جان لو کہ اب تم بھی آج سے پہلے کی قربانیوں کے ساتھ وفاداروں میں نہیں گنے جا سکتے اور مخلصوں میں شمار نہیں ہو سکتے..... اے غافلو جاگو! اے بے پرواہو ہوشیار ہو جاؤ تحریک جدید نے (دین حق) کی اشاعت کے لئے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو اُٹھا نہیں سکتے۔ مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے مگر بدقسمت ہے اس کا وہ وطنی جو اس کے لئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا (گولہ بارود سے مراد یہاں مالی قربانی ہے) گولہ بارود کے ساتھ ایک فوج دشمن کی صفوں کو تہ و بالا کر سکتی ہے مگر اس کے بغیر وہ ایک بکروں کی قطار ہے جسے قصائی یکے بعد دیگرے ذبح کرتا جائے گا۔ تمہارے بیٹے۔ ہاں بیٹوں سے بھی زیادہ قیمتی وجود جان دینے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیا تم اپنے مالوں کی محبت کی وجہ سے اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں مرتا دیکھو گے......

پس اے عزیزو کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلے کے مطابق نہیں دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے، قربانی کرنے والے انہیں بیدار کر دیں"۔

(الفضل 12 جولائی 1946ء)

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے لئے اور فتح کی منزل کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ قربانی بڑھ چڑھ کر کی جائے۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی قربانی کے معیار کو یاد کریں جب حضور کی ایک آواز پر (رفقاء) اپنا سب کچھ پیش کر دیتے تھے آپ کے ایک رفیق حضرت شادی خانصاحب کی مالی قربانی کا واقعہ اس طرح ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں: "میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ "چونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آ رہی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کر لیں اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا، سب بھیج دیا"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم 315 اشتہار)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شادی خان صاحب سیالکوٹی نے بھی وہی نمونہ دکھایا ہے جو حضرت ابوبکرؓ نے دکھایا تھا کہ سوائے خدا کے، گھر میں کچھ نہیں چھوڑا۔ جب میاں شادی خانصاحب نے یہ سُنا تو گھر میں جو چار پائیاں موجود تھیں ان کو بھی فروخت کر ڈالا اور ان کی رقم بھی حضرت صاحب کے حضور پیش کر دی"۔

(قیام توحید کے لئے غیرت۔ انوار العلوم جلد 5 ص 22)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے کا بھی ایک ایمان افروز واقعہ ازدیاد ایمان و عمل کے لئے پیش ہے:

ایک معمر مخلص احمدی اپنے ایمان اخلاص کا اس والہانہ انداز میں اظہار کر رہے ہیں "سیدی میں چندہ میں اضافہ کرتا ہوں میرا مولا میری آمدنی میں اضافہ کرتا ہے اور میرے مال اولاد میں برکت بخشتا ہے چندہ میں نہیں دیتا میرا مالک خالق مجھے دیتا ہے مَیں صرف منی آرڈر کر دیتا ہوں۔ مَیں نے قرض بھی دینا تھا ان سالوں میں وہ بھی اُتر گیا۔ مکان کچے تھے پختہ ہو گئے۔ مَیں تو سمجھتا ہوں تحریک جدید کا چندہ اکسیر ہے کیمیا گری ہے"۔

(الفضل 18 نومبر 1940ء)

موجودہ زمانے کے بھی بے شمار ایمان افروز واقعات ہیں جس کا تقریباً ہر احمدی شاہد ہے جو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی جائزہ لے کہ کیا ہماری قربانیاں ہمارے بزرگوں کے نقش قدم پر ہیں اب جبکہ تحریک جدید کی عظمت آپ کے سامنے ہے تو فیصلہ کرنا چاہئے کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے اپنے کئی مہینوں کی آمدنی تحریک جدید میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق سعید عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆......☆......☆

انعامی سکالرشپس 2014ء

زیر انتظام :نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندہ سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابل قبول نہ ہوں گے۔نیز واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2014ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ/ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔

قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆جنرل سکالرشپس ☆میڈیکل سکالرشپس
☆دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆صدیق بانی گولڈمیڈل وانعامی سکالرشپ
☆خورشید عطاء سکالرشپ
☆صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈمیڈل وانعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کیلئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆پری میڈیکل گروپ ☆پری انجینئرنگ گروپ
☆جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج/ یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ ☆مرزا مظہر احمد سکالرشپ ☆امۃ الکریم زیروی سکالرشپ ☆سندس باجوہ سکالرشپ ☆ملک دوست محمد سکالرشپ ☆حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ ☆رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظورشدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ایسے دو طلباء و طالبات کو پینتیس پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔گریجوایشن (بی اے/ بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید(سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے کسی منظورشدہ یونیورسٹی سے B.Com یا M.Com (Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور جن طلباء وطالبات نے B.Com دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو ان کو پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم /طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں سے کسی ایک میں ریگولر داخلہ حاصل کیا ہو۔داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم / طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیئے جائیں گے۔جن میں سے ایک سکالرشپ ایم۔اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیرالنساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء وطالبات کے لیے۔جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء وطالبات کے لئے ہیں جنہوں نے کسی بھی منظورشدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون میں پاس کیا ہو۔انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنیوالے طالبعلم /طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم /طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے ایسے طلباء وطالبات کو دیا جاتا ہے۔ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جاتا ہے۔سکالرشپ کا فیصلہ انٹر میڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو پچاس پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپس دیئے جائیں گے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام

روز موصوفہ سلطانہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ قرآن پاک آخری شریعت ہے اس پر عمل کرو۔وہ کہتی ہیں وہ بزرگ ان کے خیال میں ( ) تھے۔اس خواب پر موصوفہ کی تسلی نہ ہوئی لیکن ویسے ہی کچھ عرصے کے لئے خاموش ہوگئیں۔پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ آس پاس کے پورے علاقے میں احمدیت پھیل چکی ہے اور جسے بھی پوچھتی ہیں وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔پھر انہوں نے دیکھا کہ انڈے کی زردی کے اندر لاالہ......لکھا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی آچکے ہیں اور خواب میں ہی سلطانہ صاحبہ اپنے مخالف بھائی سے کہتی ہیں کہ یہ لوگ واقعی سچے ہیں۔اس کے بعد صبح ہوتے ہی انہوں نے بیعت کرلی۔

س:حضور انور نے پرانے اور پیدائشی احمدیوں کو کس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی؟

ج: ایسے (ایمان افروز) واقعات سن کر ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہماری بھی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ اپنی حالت کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔اپنی عملی حالتوں کو درست کریں تا کہ ہماری سستیاں ہمیں کہیں محروم نہ کرتی جائیں۔

س:حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کن افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم جمیل احمد گل صاحب آف جرمنی کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ، ان کی پوتی سلینہ جمیلہ احمد اور ان کی نواسی فاتح رعنا جلسہ سالانہ UK سے واپسی پر کار حادثہ میں وفات پا گئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 7: سکالرشپس

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہو گی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ
خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس، پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

قواعد وضوابط

1:۔ یہ اعلان 2014ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2013ء تک پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء وطالبات کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

2:۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:۔ مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:۔ بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔

درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوانا ہوگی۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ/TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگی۔

درخواست پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا

نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔

مزید معلومات نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

www.nazarattaleem.org

اگر مزید رہنمائی درکار ہو تو دفتر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ای میل: info@nazarattaleem.org

فون 047-6212473 فیکس: 047-212398

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اکتوبر

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:32

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21۔اکتوبر 2014ء

6:25 am	حضور انور کا ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی میں خطاب
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
2:05 pm	سوال وجواب

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری
سیل۔سیل۔سیل
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شو روم: 047-6213961

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0476212922,03346360340

مکان برائے فروخت
10 مرلے مکان برائے فروخت 15/7 دارالیمن وسطی حمد ڈرائنگ ڈائننگ، دو بیڈ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹور، پورچ تین اٹیچ باتھ رومز، کچن جدید طرز تعمیر کے مطابق گرین لان
رابطہ: 0334-6212400,0476212400

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون 047-6211510:
0334-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک وبیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore